بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ (القرآن)

رسالہ مشروعیت

شب براءۃ

مرتبہ

حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری

صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر و بانی مہتمم حنفی عربی کالج سرینگر

ہدیہ: ۱۲ روپیہ

کتبہ: ع ح جاوید عیدگاہ

تاریخ اشاعت

۱۷ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

- نام رسالہ .... : مشروعیت شب برأت
- مؤلف .... : امیر شریعت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری
صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں کشمیر
- تعداد صفحات .... : ۴۸
- سال اشاعت .... : ۱۲ ماہ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ
- ناشر .... : مکتبہ احناف، عیدگاہ سرینگر
- خوشنویس .... : عبدالحمید جاوید، عیدگاہ سرینگر

قیمت .... : ۱۲ روپیہ

شائع کردہ :۔ مکتبۂ احناف
زیر اہتمام :۔ سید ظفر احمد بخاری و سید فرید احمد بخاری
بذریعہ : آفاق احمد قادری

عنوانات

۱- کوائف
۲- انتساب
۳- تقاریظ
۴- پیش لفظ
۵- مقدمہ
۶- آیت سورۂ دخان
۷- تفسیر جلالین کی بحث
۸- دیگر اسماءِ شب برات
۹- فضیلت ماہِ شعبان المعظم
۱۰- دیگر مفسرین کرام کے خیالات
۱۱- تفسیر حسینی کا نظریہ
۱۲- صاحب تفسیر کشاف کے مبارک خیالات
۱۳- تفسیر خازن کا اقتباس
۱۴- تفسیر عثمانی
۱۵- مشروعیت شب برآت کی احادیث کی روشنی میں
۱۶- حدیث اوّل
۱۷- حدیث دوم
۱۸- دُعائے شب برآت ۱
۱۹- دعائے شب برآت ۲
۲۰- حدیث نمبر ۳
۲۱- دعائے شب برآت ۳
۲۲- مزید احادیث نمبر (۱)
۲۳- حدیث نمبر (۲)
۲۴- حدیث نمبر (۳)
۲۵- حدیث نمبر (۴)
۲۶- حدیث اول کے مطالب
۲۷- " " دوم " "
۲۸- " " سوم " "
۲۹- " " چہارم " "
۳۰- ارشادات حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی
۳۱- مصادر و ماخذ

انتساب

استاذی الکرم، برادرِ بزرگ فخر المشائخ جناب سیّد
محمد حسن صاحب بخاری مادظلہ علیہ الرحمۃ الباری
کے نام

جنہوں نے تقریباً اسّی سال وادی کے اطراف واکناف
میں تبلیغی خدمات انجام دیتے اور رشد و ہدایت کا
سلسلہ جاری رکھا۔

ذہبَ الذین یُعاش فی اکنافہم
بقی الذینَ حیاتُہُم لا تنفعُ

خاکسار

قاسم عفی عنہ

تقریظ از قلمِ گوھر رقم جناب صدر الافاضل قاضی محمد بشیر الدین صاحب
مفتی اعظم ریاست جموں و کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شب برأت کی مشروعیت کے بارے میں کتاب و سنّت کی روشنی میں اُمّتِ مسلمہ آج تک مطمئن بھی ہے اور مجتمع بھی ہے، کسی اختلاف کی گنجائش نہیں ہے جو بھی شرعی حکم ہوتا ہے۔ اس کا ماخذ کتاب و سنت میں قرار پاتا ہے شب برات اور شب قدر دو الگ الگ راتیں ہیں، جن پر قرآن کی آیات مقدسہ اور احادیثِ متبرکہ بطور استشہاد ہمیشہ اس پر پیش کی جاتی رہی ہیں ———— میری حیرت و استعجاب کی اُس وقت انتہا نہ رہی جب مجھے معلوم ہوا کہ کچھ نافہم لوگ شب برأت کے منانے میں مانع ہو رہے ہیں، اور اس کی مشروعیت سے منکر ہو کر عامۃ المسلمین کو خیر و برکت کی ان محافل و مجالس کے منانے میں شمولیت کرنے نہیں دیتے ہیں۔ حق تو یہ ہے: ؎

جمیعُ العلم فی القراٰن لٰکن
تقاصر عنہ افہام الرِّجال

اس وقت میرے پاس استاذی المکرم مولٰنا سید محمد قاسم
شاہ صاحب بخاری کا ایک رسالہ جو "مشروعیت شب براءت"
سے موسوم ہے پیش ہوا۔ اور محترم بخاری صاحب نے جو آیات بیّنات
اور احادیث متبرکہ اس میں لائے ہیں، وہ کافی ہیں ـــ اور یہ ایسے
دلائل و براہین ہیں جن پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی جاسکتی ہے۔
اور یہ رسالہ حق و صداقت کا آئینہ دار ہے ــــــ تمام مسلمانوں
کو لازم ہے کہ اس شب کو منائیں، اور اس کے خیر و برکت کے حاصل
کرنے میں پہل کریں ـــــــــ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں
کو اس کے منانے کی توفیق عطا کرے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مفتی محمد بشیر الدین

تقریظِ دوّم

از

اثر خامہ جناب فاضلِ نبیل مولٰنا مولوی محمد شبیر احمد
صاحب فاروقی نقشبندی ـــــــــــــــ

(امام وخطیب درگاہِ عالیہ آثارِ شریف حضرتبل سرینگر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ اللبیب

عزت مآب علامہ الحاج سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے شب برأت کے متعلق قرآن وحدیث اور علمائے عاملین کے ارشادات کی روشنی میں "رسالۂ مشروعیت شبِ برأت" تالیف فرماکر وقت کی اہم ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگ اپنی کم علمی کیوجہ سے ادھر ادھر کی باتیں کہہ کر لوگوں میں انتشار پھیلاتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ملتِ بیضاء کو اس پُرفتن زمانے کے دین کے سوداگروں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں سلفِ صالحین وبزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

احقر العباد

بشیر احمد فاروقی

(امام وخطیب درگاہِ عالیہ آثار شریف حضرتبل)

تقریظ دلپذیر

از قلم مولانا شوکت حسین صاحب کینگ استاد حنفی عربی کالج سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

شب براءت کی مشروعیت کتاب و سنت سے ثابت ہے مگر بدقسمتی یہ ہے کہ جو لوگ ائمہ اربعہ کے بعض فتاوی صرف صغار صحابہ کی مرفوع روایات کے پیش نظر رد کرنے میں کمال دکھاتے ہیں وہ اس شب کے بارے میں صحاح ستہ، تواتر اور اقوال مفسرین کو بیک جنبش نظر انداز کرنے میں، اب پیش پیش ہیں۔

شیعہ حضرات کے ساتھ اہل سنت والجماعت یعنی سنیوں کو فروعی نہیں بلکہ اصولی اختلافات ہیں ـــــ مگر بحمد اللہ وہ بھی اس متبرک شب کے منکر نہیں ہیں ــ آخر منکر کیسے ہوتے جبکہ اُمت (علماء) جس حدیث مبارک سے استدلال کرتے ہیں اس کے راوی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہیں۔

رہا سوال کسی جگہ یہ شب منانا یا نہ منانا، تو وہ کوئی دلیل نہیں ہے ـــــ بھلا سابقہ حکومت روس کے زیر انتظام علاقوں

اور موجودہ مملکت چین اور اس وقت بوسنیا میں وہاں کے ارباب اسلام پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ لوگ فرائض مثلاً حج وغیرہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ کیا حالات بدلنے کے بعد یہی چیزیں دلیل بن جائے گی۔

کشمیر ہی کو لیجئے، گذشتہ دس سالوں سے احکاماتِ اسلام کی عمل درآمدی کو کتنے دفعہ نقصان پہنچا۔ حتیٰ کہ متواتر پانچ سال لوگ یہ شب منانے اور مقابر پہ حاضری دینے سے قاصر رہے۔

خلافت راشدہ کے بعد جو سیاسی انقلابات عالم عرب میں رونما ہوئے اس نے بے شک کچھ مدت کے لئے لوگوں کو اس شب کی عظمت سے غافل رکھا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دورِ حکومت میں اہلِ اسلام کے لئے فرمان جاری کیا کہ اہلِ ایمان اس مبارک شب کا اہتمام کریں۔ تفصیل کے لئے غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ اور ما ثبت بالسنۃ تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ملاحظہ کیجئے۔

ھندوستان میں بدعات و منکرات کے مٹانے میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان کا رول آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے — مگر بحمد اللہ یہ سب حضرات نہ صرف یہ شب منانے میں اہتمام کرتے تھے بلکہ لوگوں کو بھی ترغیب دیتے تھے۔

فی زمانہ منانا، بعض حق پسند سلفی علماء مثلاً حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی دہلوی وغیرہم نے اپنی تصانیف میں شرح وبسط کے ساتھ اس شب کی فضیلت پر روشنی ڈالی ہے۔

ہماری وادی کے سرکردہ سلفی عالم جناب الحاج مولانا مولوی غلام نبی صاحب مبارکی بانی بزم توحید کشمیر اس شبِ متبرکہ کا خصوصی طور اہتمام فرماتے تھے۔ مگر آہ! اب تحقیق اور دین کے نام پر بعض مقامات پر لوگوں کو یہ شبِ متبرکہ منانے سے ممانعت کی جا رہی ہے ——— دوسری طرف حالت یہ ہے کہ ہزاروں لوگ ہر روز ٹی وی پر رات بھر فلمیں، کرکٹ میچ وغیرہ دیکھنے میں وقت ضائع کرتے ہیں، صبح کے وقت مسجدوں میں حاضری نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس کی جانب ہمارے یہ دوست بالکل تسامح برتتے ہیں

زیر نظر رسالہ حضرت علامہ بخاری کی تصانیف و تالیفات میں امتیازی شان کا حامل ہے۔ آپ نے اس رسالہ میں تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی یہ خدمت قبول کرے تاکہ اسلامیانِ کشمیر بیش افزوں اس مقتدر عالم دین کے علمی فیضان سے فیضیاب ہوں۔

والسلام

خاکسار

شوکت حسین کینگ

ابن مرحوم و مغفور

خواجہ محمد صدیق صاحب کینگ قادری

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَیْلَۃَ الْبَرَأَۃِ وَسِیْلَۃً مُّبَارَکَۃً لِّلْمُسْتَغْفِرِیْنَ ○ وَرَحْمَۃً لِعِبَادِہِ الصّٰلِحِیْنَ وَنَجَاۃً لِّلْاَبْرَارِ وَالْمُتَّقِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِالَّذِیْ کَانَ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْہَا لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ○ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ بِالصِّدْقِ وَالْیَقِیْنِ ○

اَمَّا بَعْدُ !

یہ مختصر رسالہ شب براءت کی مشروعیت و فضیلت کے بیان میں ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ شائقینِ تحقیق و علم و عمل کے لئے مرتب کیا ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہر قسم کے شکوک و شبہات دُور ہو جائیں گے اور باخدا لوگ بدستور اس شب کا استقبال ذکر و عبادت سے مطابق عادت کریں گے۔ باقی کسی مسئلہ میں اختلاف کے پائے جانے سے اس مسئلہ کی اہمیت کم نہیں ہوتی، بلکہ اس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھتی ہے،

لہٰذا عصرِ حاضر کے نام نہاد اربابِ تحقیق سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ سورۂ لقمان کی یہ مبارک آیت ہر وقت پیشِ نظر رکھنی چاہئے، کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

یعنے: "اس کی راہ میں چل، جو میری طرف رجوع کرے پھر تم سب کو میری طرف آنا ہے۔ پھر میں تم کو جتلاؤں گا جو کچھ تم کرتے ہو۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن و سنّت اور عباد الرحمٰن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

اس سلسلے میں نیاز مند پہلے چند معتبر تفاسیر کی عبارتیں پیش کرے گا۔ دوسرے نمبر پر چند احادیث مبارکہ زیر بحث آئیں گے۔ تیسرے درجہ میں سرتاج اولیا حضرت سیدنا و مولانا الشیخ عبد القادر الجیلانی رض کے فرمودات قلمبند کرینگے۔ اللّٰھم اجعل التوفیق رفیقنا والصراط المستقیم طریقنا۔ آمین

بابِ اوّل: واضح ہے کہ علمائے کرام سورۃ الدخان کی اس آیت مبارکہ سے شب براۃ کی مشروعیت پر استدلال کرتے ہیں: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ "کہ ہم نے اسکو ایک برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم آگاہ کرنے والے تھے۔"

آئیے ! اس سلسلے میں اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر بمع تاریخ اسلامی کے مختلف ادوار کے مفسرینِ کرام کے خیالاتِ مبارکہ ملاحظہ فرمائے :۔

● ــــــــــ چنانچہ تفسیر "جلالین" کے حاشیہ پر بحوالہ صاوی لکھا ہے کہ اس مقدس رات کے چار نام ہیں : ۱ = لیلۃُ البرائۃ ، ۲ = لیلۃُ الرّحمۃ ، ۳ = لیلۃُ مبارکۃ ، ۴ = لیلۃُ الصکّ ۔

۱ = لیلۃُ البرائۃ : کا معنی فرمان کی رات ، خلاصی اور نجات پانے کی رات اسکی جمع براءات آتی ہے ۔ اصل میں بَرِیَٔ (س) بُرُوءً وبُرءً فرضاً سے نجات پانے اور خلاصی حاصل کرنے کے ہے ۔ چونکہ پروردگارِ عالم اس رات میں نیکوکاروں کی خلاصی اور نجات عطا فرماتا ہے ۔ اس لئے یہ اس نام سے موسوم ہے ۔

۲ = لیلۃُ الرّحمۃ : اسلئے اس رات کو کہتے ہیں کہ ذاتِ باری تعالیٰ سُبحانہٗ حسبِ مایلیقُ بشانہٖ آسمانِ اوّل پر نزول اجلال فرماتا ہے اور اپنی مخصوص نداؤں سے محظوظ فرماتا ہے اس لئے اس رات کو اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔

۳ = لیلۃُ مُبارکۃ : اس نام سے یہ اسلئے موسوم ہے کہ بعض علماء کرام اس سے ماہ شعبان کی پندرھویں رات مراد لیتے ہیں ۔ کیونکہ وہ قرآن شریف کے تین نزول مانتے ہیں ۔ (۱) مِنَ اللّٰہِ الی اللوحِ المحفوظ (۲) لوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر (۳) آسمانِ دُنیا سے بر ذاتِ مقدسہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نجماً نجماً اور علی الحاجات والضرورۃ سارا قرآن کریم ۲۳ برس کے عرصہ میں نازل ہوا ۔ اسلئے سورۃ الدخان کی آیت : حٰمٓ ۝ والکتابِ المبین فی لیلۃٍ مُبارکۃٍ اِلّا کُنّا مُنذِرین ... الخ ، شب براۃ ہی

مراد لیتے ہیں لہذا اب آیات اللہ میں کسی قسم کا تعارض نہیں رہا۔

اس شب کا چوتھا نام : "لَیلَۃُ الصَّکِّ" ہے۔ عربی زبان میں "صَکٌّ" "چَکٌ" : تحریر معاہدہ، اقرار نامہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس رات میں بندوں کی عمروں اور دیگر اہم معاملات فرشتوں کو سپرد کئے جاتے ہیں اسلئے یہ رات اس نام سے موسوم ہے۔ انتہی ما قال

میں کہتا ہوں اس رات کا پانچواں نام بھی ہے جو بزبان نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ "لَیلَۃُ النِّصفِ مِن شَعبَانَ" ہے جس کی تفصیل اس رسالہ میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

اس وقت ضمناً ماہ شعبان کی بھی تھوڑی سی فضیلت ملاحظہ فرما کر ہمیں بھی نیک دعاؤں سے یاد فرماویں :

عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہَا قَالَت کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَصُومُ حَتّٰی نَقُولَ لَا یُفطِرُ وَیُفطِرُ حَتّٰی نَقُولَ لَا یَصُومُ وَکَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ صِیَامَہٗ فِی شَعبَانَ فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَالِی اَرٰی صِیَامَکَ فِی شَعبَانَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّہٗ شَہرٌ یُنسَخُ لِمَلَکِ المَوتِ فِیہِ اِسمُ مَن یُقبَضُ رُوحُہٗ فِی بَقِیَّۃِ العَامِ فَاَنَا اُحِبُّ اَن لَّا یُنسَخَ اِسمِی اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ ..... "

(غنیۃ الطالبین)

ترجمہ :- " اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کثرت سے ماہ شعبان میں نفلی روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے تھے کہ آپ کبھی افطار

نہیں فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس طرح افطار فرماتے تھے کہ ہم خیال کرتے تھے کہ آپ ﷺ روزہ (نفلی) نہیں رکھیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماہ شعبان میں روزہ رکھنا زیادہ محبوب اور پسندِ خاطر عاطر فرماتے تھے۔ تو میں ؓ نے عرض کی: "یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کا کیا سبب ہے؟ کہ آپ ﷺ ماہ شعبان میں کثرت سے روزہ رکھتے ہیں۔" تو آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ ملک الموت کے لئے لکھا جاتا ہے اس کا نام جس کی قبضِ روح بقیہ سال کی جائے۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔"

دوسری روایت میں آیا ہے: کہ آئندہ سال مرنے والوں کا نام اسی رات طے پاتے ہیں یعنی ملائکہ کو آگاہ کیا جاتا ہے جیسا کہ غنیۃ الطالبین کی اس عبارت سے واضح ہے:

" وذالک ان کل من یموت ذالک سنۃ فینسخ اسمہ فی شعبان ..... الیٰ اٰخر

وَقَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَعْبَانُ شَھْرٌ بین الرجب والرمضان یغفر النّاسِ عَنْہُ وَفِیْہِ ترفع اعمال العباد فاحبہ اَنْ یرفع عمل وَاَنَا صَائِمٌ"

ترجمہ:۔ " رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ماہِ شعبان رجب اور رمضان کے درمیان وہ مہینہ ہے کہ لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں اور اس میں

بندوں کے اعمال اللہ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ اور میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں اُٹھائے جائیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے جہاں ماہِ شعبان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، وہاں یہ اقدام ماہ رمضان کے لئے اُمت مرحومہ کو مُستعد اور تیار رکھنا مقصود ہے اور اس سے شب براءۃ کی بھی اصلیت اور مشروعیّت کی جانب اشارہ ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ماہ شعبان کی فضیلت ایک مستقل رسالہ میں لکھیں گے۔ اور آپ اس وقت "شب براءۃ" کی اصلیت و فضیلت احادیثِ مبارکہ اور مختلف مکاتبِ فکر علمائے کرام کی تحقیقات ملاحظہ فرمائیے۔ ہاں! بدعات (آتشبازی، چراغاں) اور دیگر منہیات سے پرہیز فرمایئے۔ واللہ الموفق وھو یھدی الی سواءِ السبیل کما قال سعدیؒ:

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم!
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم!

دوسرے مفسّرینِ کرام کے خیالات و تحقیقات

مفسر تفسیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے آیت : اِنَّآ اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ .... "کا ترجمہ ان لفظوں میں کیا ہے :

" بدرستیکہ ما فرو ادیم اورا در شب بزرگ و با برکت کہ شب قدر است و کلام برکت برابر آنکہ در آن شب کتاب کریم کہ سبب منافع دینی و دنیوی و واسطہ مطالب صوری و معنوی ۔"

ترجمہ :۔ بے شک ہم نے اس قرآن کریم کو ایک عظیم اور با برکت شب میں اُتارا، جو شبِ قدر ہے ۔ اور کونسی برکت مقابلہ کر سکتی ہے اس رات کے ساتھ جس میں وہ مقدس کتاب ہم نے نازل کی جو دینی و دنیوی منافع کی سرچشمہ اور ظاہری و معنوی مقاصد کے لئے بے نظیر واسطہ اور ذریعہ ہے ۔ اسی شب میں لوحِ محفوظ

سے آسمانِ دُنیا مشرف ہوا ہے اس کے نزول سے۔"

مفسرِ مذکور آگے فرماتے ہیں:۔

"جمعے برآنند کہ لیلۃ مبارکہ شب برات است و آں شب نصف شعبان است و برکت او در نزول ملائکہ و اجابت دعوت و فصلِ اقضیہ و تقسیم نِعم است۔"

یعنی:۔ "بعض حضرات فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک بھاری جماعت کا یہ قول ہے کہ لیلۃ مبارک سے شب برات مراد ہے جو پندرھویں شعبان کی رات ہے۔ اس کی برکت یہ ہے کہ اس میں ملائکۂ رحمت آسمان سے نزول ہوتے ہیں اور اس میں انسانوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، قضایائے الٰہیہ کا فیصلہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں اس رات میں نیکوکار بندوں پر تقسیم کی جاتی ہیں۔"

مزید اسی تفسیر کے حاشیہ میں: "فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ" کے تحت لکھتے ہیں: ملاحظہ ہو،

"و شب برات از لیالی فاضلہ است کہ بدیں اُمت دادہ است، در حدیث آمدہ کہ دریں شب بیامرزند از گنہگاراں بعدد ہر موی بر گوسفندانِ بنی کلب است۔ و دریں شب آبِ زمزم زیادہ مے شود۔ و صاحبِ کشاف آوردہ کہ در خبر است ہر کہ دریں شب صد رکعت نماز بگذارد حق سبحانہٗ

صد فرشتہ فرستد تا با وے باشند، سی ملک وے
را بشارت دہند بہ بہشت وسی ملک دیگر
اورا ایمن سازند از عذاب دوزخ۔ و سی
دیگر اورا باز دارند از آفات دنیا و دہ ملک
دیگر رفع مکائد شیطان مے کنند از وی۔ دریں
شب وظائف نعمت بہ بندگان قسمت مے کنند"
(انتہی ما قال)

یعنی :- "شب برات برگزیدہ راتوں میں سے ایک ایسی رات ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں اتنے کثیر تعداد میں گنہگاروں کی بخشش فرماتا ہے جتنے بنی کلاب کے بھیڑ بکریوں پر موی (بال) ہوتے ہیں۔ اور اس شب میں آب زمزم کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور،

مشہور مفسر صاحبِ کشاف نے بیان کیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس رات میں سو رکعت نفل پڑھے گا تو اس کے عوض میں اس کو اللہ تعالیٰ سو فرشتے رحمت کے عطا کرے گا جن میں سے تیس ملائک اس کو جنت کی بشارت اور خوشخبری سناتے ہیں۔ دیگر تیس ملائکہ اس کو عذابِ دوزخ سے حفاظت کرتے ہیں، تیس ملائکہ اس کو دنیوی مصائب و حوادث سے محفوظ رکھتے ہیں اور دس فرشتے اس سے شیطان کا مکر و فریب

دور کرتے ہیں۔ نیز اسی شب میں اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات سے اس بندے کو نوازتے ہیں۔“

خدارا آپ حضرات غور کیجئے!

کہ یہ ہے صاحب کشاف بلند پایہ مفسر اس لطیف انداز سے شب برات کی فضیلت بیان فرماتے ہیں۔ کیا ہے کوئی اس زمانے میں علمی استعداد میں صاحب موصوف کے برابر؟

اب آیئے تفسیر مدارک کا مطالعہ فرماویں:۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ، کی تفسیر میں مفسر یوں رقمطراز ہیں،

” ای فی لیلۃ القدر، او لیلۃ النصف من شعبان وقیل بینھا وبین لیلۃ القدر اربعون لیلۃ والجمھور..... الخ (ص ۲۳۲)

حاصل ترجمہ:۔ ” ہم نے قرآن کریم کو بابرکت شب میں نازل کیا ہے، وہ برکت والی رات کون ہے؟ بعض کہتے ہیں وہ شب قدر ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں: وہ شب برات ہے۔ اور شب قدر و شب برات کے درمیان چالیس راتوں کا فاصلہ ہے۔“

اور

ملاحظہ فرمائے تفسیر خازن

" قیل ھی لیلۃ القدر أنزل اللہ تعالی فیھا القرآن جملۃً واحدۃً من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل نجوماً علی حسب الوقائع فی عشرین سنۃ وقیل لیلۃ النصف من شعبان ۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم بنی کلب " (اخرجہ الترمذی)

اس کا حاصل ترجمہ یہ ہے:۔ کہ

بعض علماء نے فرمایا: "لیلۃ مبارکۃ" سے شب قدر مراد ہے کہ اسی رات کے حساب سے اللہ تبارک وتعالی نے سارا قرآن لوح محفوظ سے اتارا پھر حضرت جبریل امین علیہ السلام نے بحکم خدا

بئیس تئیس سال کی مدت میں حسبِ ضرورت و حاجت بر ذاتِ مقدس
حضرت سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نازل فرمایا۔

بعض علماء کرام کا بیان ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ
فرماتے ہیں کہ آیتِ مذکورہ سے "لیلۃ البراءۃ" مراد ہے۔ کیونکہ اس رات
اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ اوّل پر نزول اجلال فرماتے ہیں تو وہ
بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو مغفرت فرماتے
ہیں۔ اس کی روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے ۔ گو
انہوں نے حدیث کو از روئے سند ضعیف قرار دیا ہے۔ مگر اذکار
و اعمالِ صالحہ کے متعلق ضعیف حدیثیں بھی قابلِ عمل ہوتی ہیں۔
پھر یہ حدیث ابن ماجہ میں بھی مذکور ہے، یہ بھی صحاحِ ستہ
کی کتابوں سے ہے انہوں نے اس کو ضعیف قرار نہیں دیا۔

اور اکثر و بیشتر علماء و محدثین اور دوستانِ خدا شب براءۃ میں
رات بھر بیدار رہ کر پندرھویں شعبان کو روزہ رکھکر آنحضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی پر عمل پیرا ہوئے ہیں۔

عصرِ حاضر کے مشہور مفسرِ قرآن حضرت مولانا شبیر احمد صاحب
عثمانی رحمۃ اللہ علیہ آیت مذکورہ کے حاشیہ ع۳ پر دونوں قولوں
میں اس طرح تطبیق دیتے ہیں:

"فرماتے ہیں، یعنی: سال بھر کے متعلق قضاء و قدر کے حکیمانہ
اور اٹل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں لوحِ محفوظ سے نقل کر

کے اُن فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں جو شعبہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبان کی پندرھویں رات ہے جسے "براءۃ" کہتے ہیں ممکن ہے وہاں سے اس کام کی ابتداء ہوتی اور شبِ قدر پر انتہا ہو واللہ اعلم۔"

دیکھا آپ نے کہ مفسرِ مذکور نے کس طرح دونوں آیتوں میں تطبیق دی ہے۔ حضرت مولانا تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رسالہ الاسعاد میں شب براءۃ کو تسلیم کیا ہے۔ بلکہ آپ اگر حضرت موصوف کے خطبات جمعہ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو اس میں آپؒ نے شب براءۃ کے فضائل بیان کرنے کے بعد اپنے خطبہ کو سورۃ الدخان کی اسی آیت مبارکہ پر ختم کیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ سورہ دخان کی آیت شریفہ: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ "سے شب براءۃ ہی مراد ہے۔ اور اسی طرح صاحبِ احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لیلۃ البراءۃ میں عبادت و ریاضت کرنا مستحب قرار دیا ہے۔، اور:۔

ھمارے ملک کشمیر کے میر واعظ مہاجر ملت مولانا محمد یوسف شاہ صاحبؒ نے: لیلۃ المبارکۃ" کے ترجمہ کرتے وقت پوری احتیاط سے کام لیا ہے۔ کہ اُس کا ترجمہ شبِ قدر یا شب براءۃ سے نہیں کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوّم

شب برات کی مشروعیت و اصلیت

احادیث کی روشنی میں

"عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع فقال أکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک و رسولہ ! قلت یا رسول اللہ ظننت انک اتیت بعض نسآئک فقال ان اللہ تبارک و تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سمآء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب و فی الباب عن ابی بکر الصدیق ...الخ (ترمذی شریف)

اس حدیث مبارک کا ترجمہ :-

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مفقود پایا (یعنی

جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حجرہ میں نہ پایا) اس لئے میں آپ کی تلاش میں نکلی، میں نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع میں پایا (بقیع مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے) ۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: "کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم پر ظلم کرے گا؟" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے خیال ہوا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔" آپ نے فرمایا: "سنو! شعبان کی پندرھویں رات اللہ تبارک و تعالیٰ نچلے آسمان پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں، اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کو بخشتے ہیں۔" اس باب میں حدیثِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

اس حدیثِ مبارک سے پندرھویں شعبان المعظم کی رات کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس رات میں آسمان اوّل پر اس طرح نزولِ اجلال فرماتے ہیں کہ جس طرح اُن کی ذاتِ اقدس کے شایان ہے اور پھر بہت سے مغفرت کے خواہشمندوں اور اذکار و اوراد اور دعا مانگنے والوں کو مغفرت فرماتے ہیں۔

اس رات کی اتنی ہی فضیلت و فوقیت نہیں ہے، بلکہ اور بھی ہے کہ حضرت امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند معتبر طریقہ سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچائی ہے کہ:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْاٰجَالُ

مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی شَعْبَانَ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَنْکِحُ وَیُوْلَدُ

لَہٗ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُہٗ فِی الْمَوْتٰی "

ترجمہ:- "آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: کہ لوگوں کی موت وزیست کا فیصلہ پندرھویں شعبان کی رات کو خدائی دربار میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ ظاہر میں ایک شخص نکاح بھی کرتا ہے اور اس کے بچے بھی جنتے ہیں، لیکن دربارِ الٰہی میں اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے والے سال کے تمام فیصلہ طلب امور کا جائزہ اسی رات میں لیتے ہیں گو اُن کو اوّل ہی میں ہر چیز کا علم ہوتا ہے۔ مگر آج کی رات اس علم سے متعلّق امور کے حکام سے اپنے مقرّرہ فرشتوں کو آگاہ فرماتے ہیں تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کریں گے۔

بعض حضرات لیلۃُ البرات کی فضیلت سورۃُ دُخان کی اس آیت کریمہ سے ثابت کرتے ہیں:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ

فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۙ

مگر محققّین کے نزدیک یہ درست نہیں، کیونکہ یہ آیت کریمہ اُن کے

نزدیک شبِ قدر سے متعلق ہے۔ اس تحقیق کی بنا پر اس آیت کریمہ
اور : "اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ" سے ایک ہی رات
یعنی شبِ قدر مراد ہے، اور اس سے آیاتِ الٰہیہ میں بھی کو تعارض نہیں
آتا۔ رہا یہ کہ قرآن شریف تھوڑا تھوڑا کر کے تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ
میں نازل ہوا تو پھر شبِ قدر میں اسکے نزول کے کیا معنیٰ ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ محققین کے نزدیک قرآن شریف کے دو نزول ہوئے ہیں۔

پہلا نزول، لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل پر ہوا ہے یہ نزول بِنا بر روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفعتہً یعنی بیک وقت ہوا ہے۔ (جیسا کہ نسائی میں ہے) سورۂ دُخان کی آیت :
"اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ" اور سورۂ قدر میں
"اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ" سے یہی نزول مراد ہے۔

قرآنِ شریف کا دوسرا نزول آسمانِ اوّل سے حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں ہوا ہے۔ یہ نزول تھوڑا تھوڑا کر کے مطابقِ مصالح ہوا ہے۔

بہرحال سورۂ دخان کی آیت ، "اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ" کو اہلِ تحقیق کے نزدیک لیلۃ البرات کی فضیلت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

لیکن کچھ علماءِ کرام قرآنِ کریم کے تین نزول مانتے ہیں :۔
تیسرا نزول جناب باری سے لوحِ محفوظ پر ہے۔ پس اِنَّا

انزلناہ .....الخ سے یہی نزول مراد ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں قرآنِ حکیم سے بھی شب برات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں ان تکلّفات کی ضرورت نہیں۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کافی ہے، اور آپؐ کا عملِ مقدّس ہمارے نزدیک واجب الاتباع ہے۔ کیوں کہ آپؐ کی شان ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

ہاں! اب آپ اصل حدیثِ مبارک کی طرف بھی رجوع کیجیے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلاش میں بقیع پہونچیں تو آپؐ کو سجدہ میں یہ کلمات پڑھتے دیکھا:۔

"سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَجَنَانِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي أَبُوءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَأَعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ:۔ "مولیٰ! میرا ظاہر و باطن اور جسم و روح تمہارے سامنے سجدہ ریز ہوا، میرا دل تمہارے اُوپر ایمان لے آیا، میں نے تمہاری نعمتوں کا اقرار کیا، اور میں اپنی لغزشوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ بے شک میں نے اپنے اُوپر سخت ظلم کیا ہے،

کی کیا خصوصیت ہے ؟" حضرت امین ؑ نے فرمایا : " اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھول دیئے ہیں۔ تمام مومنین کو حق تعالیٰ اس رات میں مغفرت فرماتے ہیں، ماسوائے مشرک، جادوگر، شرابی، سود خوار، زناکار ان کی بخشش نہیں ہوتی جب تک یہ توبہ نہ کریں۔ ان ہی لوگوں میں باپ اور ماں کے نافرمان، غیب کی باتیں کرنے والے، ہاتھ دیکھنے والے، ظالم سپاہی، سارنگی بجانے والے بھی داخل ہیں۔ بعض روایات میں آیا ہے : کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

" قوموا لیلکم صوموا یومکم " کہ پندرھویں شعبان کی رات کو عبادت الٰہی میں بیدار رہو اور پندرھویں شعبان المعظم کے دن کو روزہ رکھو "

بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جب حق تعالیٰ اس رات آسمانِ اوّل پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں تو بزبانِ قدرت فرماتے ہیں :

" اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُ لَہٗ اَلَا مِنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُ لَہٗ اَلَا مِنْ سَائِلٍ فَاُجِبُ لَہٗ "

ترجمہ :۔ " کیا کوئی ہم سے بخشش مانگنے والا ہے تو میں اُسے مغفرت کروں گا، کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے ؟ تو میں اُسے رزق عطا کروں گا، کیا کوئی سائل ہے تو میں اسکی حاجت پوری

تُو مجھے مغفرت فرما دُ کیونکہ میرے لغزشوں کو تیرے سوا کوئی بھی مغفرت نہیں کر سکتا۔"

بعض روایتوں میں اس پر اور اضافہ ہوا ہے کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں یہ دُعا پڑھتے تھے:

" السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا دَارَ قَوْمٍ مومنینَ یغفر اللہ

لَنَا وَلَکُمْ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ وَ

یرحم اللّٰہ المُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا والمستاخرینَ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ "

ترجمہ:- " اے اس گھر کے باایمان بسنے والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں مغفرت فرمائے۔ اور انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس گھر میں پہلے پہونچنے والوں اور بعد میں آنے والوں سب ہی کو رحم فرمائے۔ اے خدا میں آپ سے عفو و عافیت اور صحت و سلامتی مانگتا ہوں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات میں حضرت جبرئیل امین علیہ السّلام میرے پاس آئے اور فرمایا: اپنا سر مقدس آسمان کی طرف اٹھائیے۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا: کہ " اس رات

کروں گا۔"

الاکذا الاکذا" خداوند تعالیٰ کی ان عنایتوں اور مہربانیوں کا ندا پندرھویں رات کی صبح تک رہتی ہے۔ ان روایات سے آپ نے اس روایت کی عظمت کا کچھ اندازہ لگایا ہوگا۔ سلف صالحین اس رات کی بہت قدر کرتے تھے، اور اس رات میں عبادت، اذکار و اشغال، ماضی کے گناہوں کے لئے مغفرت اور آئندہ کے لئے عفو و عافیت کی دعائیں مانگتے تھے۔

لہٰذا آپ بھی ہر قسم کے اذکار و اوراد، قرآن خوانی اور نفل نماز، درود بر ذاتِ مقدس خاتم النبیّین حضرت محمّد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس متبرک رات میں پڑھیئے اور مواعظ و مجالسِ ذکر میں شرکت کیجیئے اور بدعتوں سے پرہیز کیجیئے ۔ نیاز مند کو مکہ معظمہ میں ایک رسالہ ملا ہے، اس میں لکھا ہے:

"شبِ برات میں مغرب کی نماز کے بعد تین دفعہ تین مطلبوں کے لئے سورۂ یٰسین پڑھنا چاہیئے اور ہر بار سورۂ یٰسین ختم کرنے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھیئے۔ انشاء اللہ مطلب پورا ہوگا۔ پہلی دفعہ سورۂ یٰسین درازی عمر کے لئے پڑھے اور دوسری بار مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کے لئے اور تیسری دفعہ لوگوں سے بے نیاز ہونے کی نیت سے پڑھے۔"

دعا یہ ہے:

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا
اے اللہ! تو ہی احسان کرنیوالا ہے اور تجھ پر احسان نہیں کیا جاتا اے

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْإِنْعَامِ
خدا تو ہی بزرگ اور عزت والا ہے تو ہی احسان اور نعمت عطا

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِئِيْنَ وَجَارُ
کرنے والا ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی سہارا ہے پناہ مانگنے

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَأَمَانُ الْخَائِفِيْنَ ۔
والوں کا اور تو ہی پناہ مانگنے والوں کا پڑوسی اور امان ہے ڈرنے والوں کا

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ أُمِّ الْكِتَابِ
اے خدا! اگر تو نے مجھے اپنے علم کے مطابق لوح محفوظ

شَقِيًّا أَوْ مَحْرُوْمًا أَوْ مَطْرُوْدًا أَوْ مُقْتَرًّا
میں بدبخت یا محروم یا اپنے دربار سے دور کیا ہوا یا کم

عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ ، اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ
رزق لکھا ہے۔ اے میرے اللہ! اپنی مہربانی سے

شِقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاِقْتَارَ
میری بدبختی، میری محرومی، میری اپنے دربار سے دوری، اور میری

رِزْقِیْ وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ

کم رزقی مٹا دے، اور مجھے ثابت رکھ اپنے پاس لوح محفوظ میں

سَعِیْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَیْرَاتِ فَاِنَّکَ

سعادت مند رزق والا اور نیک کاموں کیلئے صاحب توفیق بنا دے

قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ

بے شک تو نے فرمایا اور تیرا فرمانا حق ہے اپنی کتاب منزّل میں۔

عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُو اللّٰہُ

اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے کہ خداوند کریم مٹا دیتا ہے

مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ

جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے اسی کے پاس لوح محفوظ ہے

اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ

اے میرے خدا! اپنے بڑے تجلّی کے طفیل جو آپ پندرھویں شعبان کی اس

مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا

محترم رات میں عطا فرماتے ہیں اور حسب رات تمام اہم کام طے پاتے

کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا

ہیں اور ان کا فیصلہ ہوتا ہے۔ آپ ہم سے وہ تمام تکالیف

مِنَ الْبَلَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ
دور فرمائے جو ہمارے علم میں ہوں اور وہ بھی جو ہم نہ جانتے ہوں اور وہ بھی

بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى
جنہیں آپ خوب جانتے ہیں، بے شک آپ ہی عزت والے اور شان والے ہیں۔

اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اور خدا کی رحمت ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو اصل

اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔"
کائنات ہیں۔ اور آپ کے اہلبیتؓ اور صحابہؓ پر۔"

علامہ دمیریؒ نے اپنی کتاب میں اس دعا کو قدرے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہم نے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر اس حصہ کا ذکر نہیں کیا۔ بعض حضراتِ صوفیہ اس رات میں نفل کی نیت کر کے سو رکعتیں پڑھتے ہیں اور دو دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہیں۔ اس نماز کو ان کے عرف میں صلوٰۃِ خیر کہتے ہیں۔

باب سوّم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

متعلقہ شب براءۃ

اس سلسلہ میں راقم کو حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کا ایک رسالہ بذریعہ عزیزم محترم الحاج شوکت حسین صاحب کیننگ ملا۔ حضرت مولانا نے اس رسالہ میں شب براءۃ کی حقیقت و مشروعیت پر بہت احادیث مبارکہ درج اس وقت کے مختلف مکاتب فکر سے تقریظات و تائیدات لکھوائے۔ ہم من وعن اس رسالہ کا جوہر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔ امید ہے، کہ اس کے مطالعہ سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور ہمارے لئے دُعاءِ خیر دارین فرمائیں گے۔

اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح شب براءۃ کی اصلیت و مشروعیت ثابت کی اسی طرح اس رات میں چراغان اور آتشبازی و دیگر بدعات کی عالمانہ تردید فرما کر کے ان کی پُر زور مخالفت اور ممانعت فرمائی ہے۔

اس رسالہ کے تصدیق کرنے والوں میں سے مولانا نجم الدین صاحب، حضرت مولانا دیدار علی صاحب، مولانا ابوالحسنات صاحب

مولنا ابوالبرکات صاحبؒ، مولنا سید احمد صاحبؒ و دیگر جلیل القدر علماء کی تصدیق کرائی، کہ جس کا حاصل یہ ہے کہ شب براءۃ کی اصلیت صحیح اور درست، اور غیر اسلامی امور چراغان و آتشبازی سے بالکل اجتناب کرنا چاہیئے۔ فتفکروا اولی الالباب

۵

اب آپ ان کے قیمتی رسالہ کا مطالعہ فرمائیں:۔

۱: "عَنْ عَلِیٍّ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مِنْ مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا مِنْ کَذَا اَلَا مِنْ کَذَا حَتّٰی تَطْلُعَ الْفَجْرُ" (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔

"حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہو، پس اس رات کو قیام کرو (یعنی:۔ نماز پڑھو)

اور دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اس رات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دُنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ پس فرمایا ہے خبردار کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخشش دوں، خبردار کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں خبردار کوئی مصیبت زدہ ہے اسے چھڑا دوں، خبردار کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے۔ طلوعِ صبحِ صادق تک اللہ تعالیٰ جل شانہٗ یہی آواز دیتا رہتا ہے۔"

۲۔ "عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ بِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْمُشَاحِنٍ (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔

"حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، آپؓ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ شعبان کی پندرھویں رات کو طلوع فرماتا ہے۔ پس سوائے مشرک اور کینہ ور کے اپنی ساری مخلوقات کو بخشتا ہے۔"

۳۔ ”عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ
فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً
فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ
یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَآئِکَ
فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ
عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ‘ رواہ الترمذی۔ وزاد
رزین مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ الترمذی سَمِعْتُ
محمداً یعنی البخاری یضعف ھذا الحدیث“

ترجمہ:۔
”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں پائے گئے۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ رض!) ”کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟“ میں نے عرض کیا: ” یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازداج

٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ
مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ
السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ
بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ
اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ
الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ مَا مِنْ

۳ = اس رات کو سورج کے غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک اللہ تبارک و تعالیٰ کی تجلّی (نور کا پرتو) آسمانِ دُنیا پر نازل ہوتی ہے۔

۴ = اس رات کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ اُسے بخش دوں۔

۵ = کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے کہ اُسے رزق دوں۔

۶ = کوئی شخص کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے، کہ میں اُسے نجات دے دوں۔

۷ = علیٰ ہذا قیاس اسی طرح مختلف حاجات انسانی کا نام لے کر پکارتا رہتا ہے:۔ کہ کوئی مجھ سے مانگے، تو میں اس کی حاجت پوری کروں۔

دوسری حدیث شریف کے مطالب

۸ = شب براءۃ میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے۔

۹ = مگر مشرک (جو اللہ تبارک تعالیٰ کے حقوقِ بندگی دوسرے کو دیتا ہے) کو نہیں بخشتا۔

۱۰ = مگر کینہ ور کو نہیں بخشتا۔

تیسری حدیث شریف کے مطالب

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جاسکیں گے ؟" پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مقدس سرِ مقدس ﷺ پر رکھ کر فرمایا "اور میں بھی نہیں جاسکوں گا ، مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا ۔"

میرے بھائیو ! جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ بمعہ ترجمہ کے آپ دیکھ چکے ہیں ۔ اگرچہ ان احادیثِ مقدسہ میں بھی مدارج مختلفہ ہیں ۔ ان میں اصح کتب الاحادیث البخاری و مسلم کی تو احادیث نہیں ہیں ۔ لیکن بہر حال جو کچھ بھی بعد از سعی ملا وہ آپ کے سامنے ہے ۔ ان احادیث میں جب ہم غور کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں ۔ چنانچہ ترتیب وار مسائل احادیث ملاحظہ ہوں ۔ مسائل کی تعداد صحیح رکھنے کے لئے جو بات پہلی حدیث شریف میں آچکی ہے ، وہی دوسری حدیث میں ہوگی تو اس کو اختصاراً ذکر نہیں کیا جائے گا ۔

پہلی حدیث شریف کے مطالب !

۱ ۔ اس براءۃ کی رات کو عبادت کرو ،

۲ ۔ شب براءۃ کے بعد دن کو روزہ رکھو ،

اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ
يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ
يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ " (رواہ البیہقیؒ فی الدعوات الکبیر)

ترجمہ:- " اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا " تمہیں معلوم ہے کہ اس رات (یعنی:- پندرھویں شعبان کی) میں کیا ہے ؟ " حضرت عائیشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ! اس رات میں کیا ہے ؟ ۔ آپؐ نے فرمایا: جو بچہ اس سال میں پیدا ہونا ہوتا ہے وہ اس رات میں لکھا جاتا ہے ، اور اس سال میں جو بنی آدم ہلاک ہونے والا ہوتا ہے اس کا نام لکھا جاتا ہے ۔ اور اس رات میں اُن کے اعمال اُٹھائے جاتے ہیں ، اور اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں ۔ تب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، " کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنّت میں داخل ہو ، پھر آپ نے فرمایا، کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنّت میں جا سکے " ۔ تین دفعہ آپؐ نے یہ کلمہ فرمایا ۔ میں نے عرض کیا : " آپ صلی اللہ

۱۱ = شب براءۃ کو (معلوم ہوتا ہے کہ کسی درمیانی حصہ شب میں) جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ منورّہ کے قبرستان) بقیع میں تشریف لے گئے۔

۱۲ = اس رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ اپنے بندوں کو مغفرت فرماتا ہے۔

چوتھی حدیث شریف کے مطالب

۱۳ = اس رات (پندرھویں شعبان کی) میں آئندہ سال کے پیدا ہونے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔

۱۴ = اس رات میں آئندہ سال سے مرنے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔

۱۵ = اس رات میں انسانوں کے اعمال اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں اُٹھا کر پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۶ = اس رات میں انسانوں کے رزق کا اندازہ نازل کیا جاتا ہے۔ (یعنی جو ملائکہ عظام اس کام پر مؤکل ہیں، اُن کے سپرد کیا جاتا ہے۔)

۱۷ = کوئی بھی فرد بشر اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنّت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

باب چہارم

شب براءت متعلق

حضرت سیدنا و مولانا شیخ سید عبدالقادر الجیلانی رضی کے ارشادات

اور ہماری قلبی قساوت

فَكَمْ مِنْ كَفَنٍ مَغْسُولٍ وَصَاحِبُهُ بِالسُّوقِ مَشْغُولٌ
وَكَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُورٍ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُورِ
مَغْرُورٌ، وَكَمْ مِنْ فَمٍ ضَاحِكٍ وَهُوَ
عَنْ قَرِيبٍ هَالِكٍ وَكَمْ مِنْ مَنْزِلٍ كَمُلَ
بِنَائُهُ وَصَاحِبُهُ قَدْ أَزِفَ فَنَائُهُ وَكَمْ
مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الثَّوَابَ فَيَبْدُو لَهُ الْعِقَابُ
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الْبُشَارَةَ فَتَبْدُو لَهُ
الْخَسَارَةُ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الْجِنَانَ

اس عبارت کا اردو ترجمہ:-

" پس اس رات بہت سے کفن دھوئے پڑے اور تیار ہوتے ہیں، مگر افسوس کہ صاحبِ کفن اپنی غفلت کی وجہ سے بازار میں خرید و فروخت میں مشغول ہوتا ہے۔ اور اس رات بہت سی قبریں کھودی گئی ہیں مگر اُن میں جلد اُترنے والا خوشی اور مال دُنیا میں مست و مغرور پڑا ہوتا ہے بہت سے مُنہ اس رات ہنسنے والے ہوتے ہیں مگر انہیں کیا پتہ کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد ہی ہلاک ہونے والے ہیں۔ بہت سے مکان رہنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ صاحبِ مکان کو معلوم ہی نہیں کہ اس کی موت کا وقت قریب آ پہونچا ہے اور بہت سے بندے ثواب کی اُمید رکھتے ہیں، مگر اس کے برخلاف ان کے لئے عذاب الٰہی ظاہر ہوتا ہے۔ اور بہت سے بندے شب برات میں خوشی و خوش خبری کی تمنّا کرتے ہیں، لیکن اُنہیں نقصان و خسارہ ظاہر ہوتا ہے بہت سے بندے اس رات جنّت کی اُمید رکھتے ہیں لیکن وہ جہنّم کے حقدار بن جاتے ہیں۔ اور اس رات بہت سے خدا کے بندے اس سے وصل و نزدیکی کے خواہش مند ہوتے ہیں، اس کے برخلاف وہ اس سے دوری و جدائی کا کڑوا پیالہ نوش کرتے ہیں۔ اور بہت سارے بندے ایسے ہیں جو اس رات خدا تعالیٰ کی بخشش کی اُمید رکھتے ہیں مگر اُن کے لئے بلاو

مصیبت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بہت سے بندے ملک و جاگیر کے اُمیدوار ہوتے ہیں مگر اسی رات اُن کے لئے ہلاکت کا پروانہ نمودار ہو جاتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شعبان کی پندرھویں رات (شب برات) میں اپنے گھر سے اس طرح نکلتے تھے کہ آپ کا چہرہ اس شخص کے مشابہ ہوتا تھا جو قبر میں دفن کئے جانے کے بعد نکالا جائے۔ اُن سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا۔ "خدا کی قسم مجھ سے زیادہ مصیبت میں وہ شخص بھی نہیں کہ جس کی کشتی دریا کی موجوں میں ٹوٹ گئی ہو، یقینی طور معلوم ہے کہ کیا ہوگا۔ اس کے برخلاف اپنی نیکیوں کا کچھ علم نہیں کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی ہیں یا رد ہوئی ہیں۔"

اظہارِ تشکر!

میں عزیز محترم شوکت حسین صاحب کیننگ، جناب پیرزادہ غلام محمد شاہ صاحب (استاد حنفی عربی کالج و امام و خطیب جامع منطقیہ چھتہ بل سرینگر) عزیزم آفاق احمد قادری کا شکرگزار ہوں کہ ہر سہ حضرات نے رسالہ ہذا کی تدوین، تالیف اور طباعت و اشاعت میں خاکسار کی مدد کی فجزاھم اللہ خیر الجزاء فی الدارین

آمین

بخاری

عنوانات

١ - کوائف
٢ - انتساب
٣ - تقاریظ
٤ - پیش لفظ
٥ - مقدمہ
٦ - آیت سورۂ دخان
٧ - تفسیر جلالین کی بحث
٨ - دیگر اسماءِ شب براءت
٩ - فضیلت ماہِ شعبان المعظم
١٠ - دیگر مفسرینِ کرام کے خیالات
١١ - تفسیر حسینی کا نظریہ
١٢ - صاحبِ تفسیر کشاف کے مبارک خیالات
١٣ - تفسیر خازن کا اقتباس
١٤ - تفسیر عثمانی
١٥ - مشروعیت شب براءت کی احادیث کی روشنی میں
١٦ - حدیث اوّل
١٧ - حدیث دوم
١٨ - دعاء شب براءت
١٩ - دعاءِ شب براءت ع٢
٢٠ - حدیث نمبر ٣
٢١ - دعاءِ شب براءت ع٣
٢٢ - مزید احادیث نمبر (١)
٢٣ - حدیث نمبر (٢)
٢٤ - حدیث نمبر (٣)
٢٥ - حدیث نمبر (٤)
٢٦ - حدیث اول کے مطالب
٢٧ - 〃 دوم 〃
٢٨ - 〃 سوم 〃
٢٩ - 〃 چہارم 〃
٣٠ - ارشادات حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضؓ
٣١ - مصادر و ماخذ